السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکثر دین دار خواتین رمضان المبارک میں مانع حیض گولیاں استعمال کرتی ہیں تاکہ رمضان میں مکمل ماہ کے روزوں کی سعادت حاصل کرسکیں، کیا کتاب وسنت کی روشنی میں ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی عورت رمضان میں حالتِ ایام میں ہے تو اس پر روزہ ترک کرنا لازم ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’کہ جب عورت حالتِ حیض میں ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھتی ہے‘‘، یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔ [1]

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ’’حائضہ عورت کو روزہ اور نماز چھوڑ دینا چاہیے۔‘‘

اس کے علاوہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ’’ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب حیض آتا تو ہمیں روزہ قضا کرنے کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا نہیں کہا جاتا تھا۔‘‘ [2]

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ عورت پر ماہ رمضان میں روزہ رکھنا ضروری نہیں بلکہ روزہ ترک کرنا واجب ہے اور بعد میں متروکہ روزوں کی قضا دینا ہوگی۔ کیونکہ حیض ایک ایسا معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر رکھ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواتین اسلام اس کا تکلف نہیں کرتی تھیں کہ ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے لیے اپنے حیض کو روکنے کا بندوبست کرتیں۔

اس بنا پر ہمارا موقف یہ ہے کہ عورتوں کے لیے شوق عبادت میں اپنے حیض کو روکنے کی تدابیر کرنا مستحسن اقدام نہیں، اس کے علاوہ اسے روکنے سے نقصانات کا بھی اندیشہ ہے۔ ہاں اگر کوئی عورت مانع حیض گولیاں استعمال کرتی ہے اور اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا اور اس کا حیض بھی رُک جاتا ہے تو ایسے حالات میں اسے پاک ہی شمار کیا جائے گا، اسے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اس قسم کے روزوں کا اعادہ ضروری نہیں، تاہم خواتین کو اس قسم کے اقدام سے باز رہنا چاہیے۔ کیونکہ اسلاف خواتین سے اس قسم کا کوئی عمل ثابت نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری، الصوم: ۱۹۵۱۔

[2] مسلم، الصیام، ۳۳۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:238

محدث فتویٰ